السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا رمضان میں سرکش شیطانوں کے ساتھ ساتھ جن بھی قید ہوجاتے ہے۔ ؟ کیوں کہ جنوں میں بھی مسلمان اور کافر سب ہوتے ہے۔ اور جس طرح شریعت اسلامی ہماری لیے ہے اسی طرح جنوں کے لیے بھی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب رمضان المبارک آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1899) صحیح مسلم حدیث نمبر (1079) ۔

شیطانوں کے جکڑے جانے کے معنی میں علماء کرام نے کئی ایک معنی کیے ہیں :

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے الحلیمی سے نقل کیا ہے کہ :

یہ احتمال ہوسکتا ہے کہ جس طرح وہ عام دنوں میں مسلمانوں کو گمراہ کرسکتے ہیں رمضان میں نہیں کرسکتے کیونکہ وہ روزہ میں مشغول ہوتے ہیں جو شھوات کو ختم کردیتا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت اور ذکرواذکار میں مشغول رہنے کی بنا پر گمراہ ہونے سے بچ جاتے ہیں ۔

اور الحلیمی کے علاوہ دوسروں کا کہنا ہے کہ : اس سے بعض شیطان مراد ہیں جو کہ زیادہ سرکش قسم کے ہوں انہیں جکڑا جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان (صفدت) یعنی زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

اور قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : یہ احتمال بھی ہے کہ اسے ظاہر اور حقیقت پر محمول کیا جائے ، اور یہ سب کچھ فرشتوں کے رمضان المبارک کے شروع ہونے کی علامت اور اس کی حرمت کی تعظیم اور شیطانوں کا مؤمنوں کو اذیت دینے سے منع کرنا ہے ۔

یہ بھی احتمال ہے کہ اس میں اجرو ثواب کی کثرت کا اشارہ ہو اور شیطانوں کا لوگوں کو گمراہ کرنا کم ہونے کی بنا پر وہ جکڑے ہوؤں کی طرح بن جائیں ۔

اس دوسرے احتمال کی تائید مندرجہ ذیل مسلم کی روایت سے بھی ہوتی ہے :

یونس بن شھاب بیان کرتے ہیں کہ : رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ، یہ بھی احتمال ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ شیطان لوگوں کو گمراہ کرنے اور ان کے لیے شھوات کو مزین کرنے سے عاجز ہونے کی بنا پر انہیں جکڑے ہوئے کہا گیا ہے ۔

زین بن المنیر کہتے ہیں کہ پہلا معنی زیادہ اولی ہے اور الفاظ کو ظاہری معنی میں نہ لینے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی اور نہ ہی ضرورت ہے ۔

دیکھیں فتح الباری (114/4) ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی پوچھا گیا :

(اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے) ۔

اس فرمان کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ ماہ رمضان میں دن کے وقت بھی بہت سے لوگ جنوں کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں ، تو لوگوں کے اس دوروں کے باوجود شیطان کا جکڑا جانا کس طرح ہوگا ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

بعض روایات میں ہیں کہ : (اس میں سرکش قسم کے شیطان جکڑے دیے جاتے ہیں) (یا انہیں بیڑیاں پہنادی جاتی ہیں) امام نسائی رحمہ اللہ تعالی نے اسے روایت کیا ہے ۔

اس طرح کی احادیث امور غیبیہ میں شامل ہوتی ہیں جن کے بارہ میں ہمارا موقف یہ ہے کہ انہیں تسلیم کرنا چاہیے اوران کی تصدیق کرنا ضروری ہے ، اور ہمیں اس میں کچھ بھی کلام نہیں کرنی چاہیے ، کیونکہ اسی میں انسان کے دین اوراس کے انجام کی بہتری ہے ۔

اسی لیے جب عبداللہ بن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی سے اپنے والد احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی کو کہا کہ :

ماہ رمضان میں بھی انسان کو جن چمٹ جاتے ہیں اوروہ ان کے چنگل میں پھنس جاتا ہے ، تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی نے جواب میں کہا : حدیث یہی کہتی ہے اوراسی طرح حدیث میں وارد ہے ، ہم اس میں کوئی کلام نہیں کرسکتے ۔

پھر ظاہر تو یہی ہے کہ انہیں لوگوں کو گمراہ کرنے سے جکڑا جاتا ہے ، اس کی دلیل یہ ہے کہ رمضان میں خیر وبھلائی کی کثرت ہوتی ہے اوراکثر لوگ اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے لگتے ہیں ۔ انتھی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (20) ۔

تو اس بنا پر ہم یہ کہیں گے کہ شیطانوں کا جکڑا جانا حقیقی ہے جسے اللہ تعالی ہی جانتا ہے ، اوراس سے یہ لازم نہیں آتا کہ شر وبرائی کا وقوع ہی نہ ہو یا پھر لوگ معاصی وگناہ نہ کریں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 2 کتاب الصلوۃ